السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کے والد نے فوری طور پر تو قرآن مجید بطور مہر طلب کیا لیکن بعد میں یہ شرط لگائی کہ 20 ہزار ڈالر دینا ہوں گے۔ شادی کرنے والا بھائی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور بیوی اس رقم کو معاف کرنا چاہتی ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اوراگر بیوی اس رقم کو معاف نہ کرے اور کچھ مدت بعد اس کو طلاق ہوجائے تو کیا خاوند پر طلاق کے بعد یہ رقم ادا کرنی واجب ہوگی؟ نیز کیا اس بھائی کے لیے یہ جائز ہے کہ اتنے مہر کی ادائیگی کا وعدہ کرلے جتنا اس کی ملکیت میں نہ ہو؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیوی پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنا حق مہر معاف کردے اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت ہے:

"اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھالو۔" (النساء:4)

ہم بستری کے بعد طلاق کی صورت میں بیوی مہر کی حقدار ہوگی خواہ وہ طلاق شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد ہوجائے۔ لیکن خلع کی صورت میں شوہر اس کے مہر کے مال کے عوض میں خلع دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ اگر کوئی شرعی سبب ہو تو پھر خلع ہوسکتا ہے صرف مال حاصل کرنے کے لیے نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"اور تم انھیں اس لیے مت روکو کہ جو تم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی اور واضح بے حیائی کریں۔" (النساء:19) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ نکاح و طلاق

# ص250

### محدث فتویٰ